بزرگ حضرت پیر رشد اللہ صاحب العَلَم خلافت والہ کے ساتھ مدرسہ دار الرشاد پیر جھنڈو میں گزرا تھا ان کے فرزند رشید جناب پیر مہدی شاہ جھنڈیوالہ صاحب پچھلے دنوں انتقال فرما گئے ہیں۔ مرحوم بڑے علم دوست اور مخیر بزرگ تھے۔ ۱۹۳۹ء میں جب مولانا سندھی واپس وطن آئے اور آپ نے سندھ میں علوم ولی اللہی کی نشر و اشاعت کی از سر نو کوششیں شروع کیں اور اس ضمن میں مدرسہ مظہر العلوم کھڈہ میں بیت الحکمۃ کی بنیاد رکھی گئی تو پیر مہدی شاہ صاحب نے اس کی مالی سرپرستی فرمائی تھی۔ مرحوم بڑی خوبیوں کے بزرگ تھے اور ان کی ذات مصدر فیوض تھی اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رحمت شاملہ سے نوازے اور دار البقا میں درجاتِ عالیہ عطا فرمائے۔

اس سلسلے کے دوسرے بزرگ جو ہمیں داغ مفارقت دے گئے، مولانا خواجہ عبدالحی فاروقی ہیں۔ ۱۳۳۱ھ میں جب مولانا سندھی نے دہلی میں ادارہ نظارۃ المعارف قائم کیا تو اس کے اولین طالب علموں میں سے مولانا احمد علی صاحب کے ساتھ ساتھ مرحوم و مغفور بھی تھے۔ آپ کو پہلی جنگ عظیم کے دوران سیاسی سرگرمیوں کی بنا پر نظر بند رکھا گیا۔ ۱۹۲۰ء میں جب علی گڑھ میں جامعہ ملیہ اسلامیہ کا قیام عمل میں آیا تو آپ اس میں تفسیر القرآن کے پروفیسر مقرر ہوئے۔ اور برصغیر کی تقسیم تک اس منصب پر فائز رہے اب کئی سالوں سے مرحوم اسلامیہ کالج لاہور میں اسلامیات کے پروفیسر تھے۔

خواجہ صاحب مرحوم نے حضرت مولانا سندھی سے ان کی ہجرت سے قبل تفسیر القرآن پڑھی تھی جب آپ جامعہ ملیہ اسلامیہ میں تھے تو آپ نے مولانا سندھی کے ان افادات کو کتابی شکل میں مرتب فرمایا تھا۔ آپ کی یہ کتابیں اس زمانے میں بڑی مقبول ہوئی تھیں۔ مرحوم بڑے صاحب علم بزرگ اور شفیق استاد تھے اور ان کے شاگردوں کے حلقہ بڑا وسیع ہے۔ ہم خواجہ صاحب مرحوم و مغفور کے اہل خاندان سے دلی تعزیت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہیں کہ وہ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو اپنی مغفرت کاملہ سے سرفراز فرمائے اور علیین میں داخل کرے۔ آمین